مال ودولت اللہ تعالی کی عظیم نعمت اور اسکا فضل ہے، اللہ رب العالمین جسے چاہتا ہے نوازتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس نعمت سے محروم رکھتا ہے، ارشاد باری تعالی ہے: وَاللّٰہُ فَضَّلَ بَعۡضَکُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ فِی الرِّزۡقِ (نحل ۷۱) ’’اللہ تعالی ہی نے تم میں سے ایک کو دوسرے پر روزی میں زیادتی دے رکھی ہے،، یہ بہت بڑی حقیقت ہے کہ بعض دفعہ انسان ساری توانائی اور عقل وصلاحیت کے باوجود بھی معاشی حیثیت سے کمزور ہی رہتا ہے، دوسری طرف جاہل او ربیوقوف آدمی دولت وثروت سے مالا مال ہوتا ہے، جس سے یہ بات بخوبی سمجھ میں آتی ہے کہ روزی میں کمی وبیشی کا معاملہ انسان کے ہاتھ میں نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالی کا یہ ایک نظام ہے جس کا مالک وہی ہے، ہر شخص کو اتنی ہی روزی ملتی ہے جو اللہ نے اس کے لئے مقدر کر رکھا ہے، اور یہ بھی ہمارا ایمان ہے کہ کوئی بھی متنفس اس وقت تک موت نہیں پا سکتا جب تک کی اپنے حصے کی روزی حاصل نہ کرلے، نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: أن نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقها (الصحیحه : ۲۸۶۶) ایک مرتبہ غریب صحابہ کرام نے مالدار صحابہ کرام کے اجر وثواب میں سبقت لے جانے کا ذکر نبی کریم ﷺ سے کیا تو آپ نے انہیں چند وظائف بتایا، اور جب وہی عمل مالدار صحابہ کرنے لگے تو اجر وثواب میں ان کی سبقت پر غریب صحابہ نے شکوی کیا، اس وقت نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ذلک فضل الله یوتیه من یشاء (بخاری ۸۴۳) ,, یہ اللہ تعالی کا فضل ہے جسے چاہتا ہے نوازتا ہے،،

مال ودولت ہر حیثیت سے بندے کے لئے ابتلاء وآزمائش کا ذریعہ ہے، اگر دولت وثروت نیک ہاتھوں میں ہو تو اس کے ثمرات وبرکات سے پوری انسانیت مستفید ہوتی ہے، تاریخ کے ہر دور میں اللہ کے دین کی نشر واشاعت کے لئے اغنیاء ومالداروں کا بڑا اہم کردار رہا ہے، اجتماعی وانفرادی حیثیت سے تبلیغ دین کے لئے معنوی شرائط کے ساتھ ساتھ مادی چیزوں کی بھی سخت ضرورت ہوتی ہے، سیرت نبوی میں جا بجا ملتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مساجد کی تعمیر، اہل صفہ کے غریبوں کے اخراجات، جہاد فی سبیل اللہ، اور دیگر ضروریات کے لئے صحابہ کرام سے چندے کی اپیل کی ہے، کبھی آپ ﷺ نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا: ,, جس شخص نے ایک کھجور کے برابر پاک کمائی سے صدقہ دیا۔ اور اللہ تعالی پاک ہی چیز قبول فرماتا ہے۔ تو اللہ تعالی اسے داہنے ہاتھ سے قبول کرتا ہے، پھر اس آدمی کے لئے اسے پالتا ہے، جیسا کہ تم میں سے ایک آدمی اپنے بچھڑے کو پالتا ہے، یہاں تک کہ وہ صدقہ پہاڑ کے مثل ہو جاتا ہے،، (صحیح بخاری: ۱۴۱۰) ,, اور کل قیامت کے دن اس خوش نصیب کو یہ بدلہ یقیناً ملنے والا ہے، اللہ تعالی نے اپنے ان بندوں کی مثال بیان فرمائی ہے جو اس کے راستے میں خرچ کرتے ہیں: قولہ تعالی: مَّثَلُ الَّذِیۡنَ یُنفِقُونَ أَمۡوَالَھُمۡ فِی سَبِیۡلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ أَنبَتَتۡ سَبۡعَ

سَنَابِلَ فِیۡ کُلِّ سُنۡبُلَۃٍ مِّئَۃُ حَبَّۃٍ وَاللّٰہُ یُضَاعِفُ لِمَن یَشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیۡمٌ / بقرہ : ۲۶۱) ,, ان لوگوں کی مثال جو اللہ کے راستے میں اپنا مال خرچ کرتے ہیں اس دانہ کے مثل ہے جس سے سات بالیں اگتی ہیں اور ہر خوشہ میں سو دانے ہوتے ہیں، اور اللہ تعالی جسے چاہتا مزید بڑھا کر دیتا ہے، اور اللہ تعالی وسیع علم والا ہے،، قرآن وسنت کے ان ترغیبی تعلیمات کا اثر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کیسے قبول کیا اس کی تاریخ وسیرت میں بہت سی مثالیں موجود ہیں: ,, جب قبیلہ مضر سے کچھ غریب ونادار لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جن کی حالت اور چہرے سے فقر وفاقہ کے آثار ظاہر تھے، نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور صدقہ وخیرات کرنے کی ترغیب دی، اس کا اجر وثواب بتایا، تو دیکھتے ہی دیکھتے مسجد میں کپڑے، غلہ جات، اور دینار ودرہم کا ڈھیر لگ گیا، اپنے جانثاروں کی یہ قربانی دیکھ کر نبی کریم ﷺ کا چہرہ کھل اٹھا (صحیح مسلم: ۲۳۹۸) یہی نہیں جب بھی ضرورت پیش آئی اور نبی کریم ﷺ نے اعلان کیا تو صحابہ کرام نے اس کی طرف ایک دوسرے سے سبقت کرنے کی کوشش کی،

اسی طرح کا ایک دوسرا واقعہ ملتا ہے: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا، اتفاق سے اس دن میرے پاس مال بھی تھا، میں نے کہا: اگر میں سبقت کر سکا تو آج ابو بکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھ جاؤں گا، میں اپنے سارے مال کا آدھا حصہ لے کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ ﷺ نے پوچھا: اپنے اہل وعیال کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو؟ کہا: نصف حصہ،، کہا: ابو بکرؓ اپنے گھر کا پورا اثاثہ لے کر حاضرِ خدمت ہوئے اور نبی کریم ﷺ کے قدموں میں رکھ دیا، آپ نے پوچھا: ابو بکر! اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ کر آئے ہو، کہا: صرف اللہ اور اس کے رسول کا نام چھوڑ کر آیا ہوں، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ابو بکر صدیقؓ سے کبھی کسی چیز میں سبقت نہیں لے جا سکتا،، (سنن ابی داؤد: ۱۶۷۸، قال الالبانی: حسن) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اللہ کے راستے میں بے دریغ اپنے مال ودولت کو خرچ کیا، کبھی کوئی چیز ان کے راستے میں رکاوٹ نہ بن سکی،

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ انصار مدینہ بڑے مالدار تھے، اور ان کے نزدیک سب سے محبوب ترین مال ,, بیرَ حاء،، باغ تھا، یہ مسجد نبوی ﷺ کے بالکل سامنے تھا، نبی کریم ﷺ اس باغ میں آرام کے لئے تشریف لاتے اور اس کا میٹھا پانی نوش فرماتے، حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی,, لَنۡ تَنَالُوا البِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ، (آل عمران: ۹۲) تم ہرگز نیکی نہیں پا سکتے یہاں تک کہ تم اپنی محبوت ترین چیز کو خرچ کردو،، ابو طلحہؓ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے، اور کہا:

اے اللہ کے رسول! آپ پر اس طرح کی آیت نازل ہوئی ہے، اور میرا سب سے محبوب ترین مال میرے نزدیک ,, بیرحا،، باغ ہے، اور یہ اللہ تعالی کے لئے صدقہ ہے، میں اللہ کے پاس اس نیکی کی امید رکھتا ہوں، اے اللہ کے رسول آپ اسے جہاں چاہیں خرچ کر دیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو بڑا نفع بخش مال ہے، اور میں نے تمہاری بات سنی، میں چاہتا ہوں تم اسے اپنے رشتہ داروں میں خرچ کردو، ابو طلحہؓ نے اپنے اقارب اور چچازادوں میں خرچ کر دیا،، (صحیح بخاری: ۱۴۶۱)

مالداروں ہی کا وہ طبقہ ہے جنہیں اللہ تعالی سماج و معاشرہ کے غرباء ومساکین، یتیموں اور بیواؤں کی کفالت کا ذریعہ بنا دیتا ہے، آج دولت مندوں کی کمی نہیں ہے، مگر بڑے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جنہیں اللہ تعالی نے مال ودولت سے نوازا اور صحیح راستے میں خرچ کرنے کی توفیق عطاء فرمائی، جس سے وہ دنیا وآخرت کی سعادت مندیوں کے مستحق بن گئے، اور اگر مال ودولت غلط ہاتھوں میں لگ جائے تو اس شخص کے لئے فتنہ سامانیوں کا ذریعہ بن جاتی ہے، دولت کے نشہ میں سرشار ہو کر وہ شخص پوری قوم اور سماج کے لئے آزمائش کا ذریعہ بن جاتا ہے، اس کی زندگی عیاشیوں کی آماجگاہ اور اس کا ہاتھ ضعیفوں اور محتاجوں کے خون سے رنگین ہو جاتا ہے، نتیجۃً دولت اس آدمی کے لئے دنیا وآخرت کی تباہی وبربادی کا ذریعہ بن جاتی ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اِن لکل امة فتنه وفتنة امتی المال (الصحیحه للالبانی، ۵۹۲) ہر امت کے لئے (کوئی نہ کوئی چیز) فتنے کا باعث رہی، اور میری امت کے لئے فتنے کا سامان مال ودولت ہے،،

نفس انسانی میں مال ودولت کی محبت اس طرح ودیعت کر دی گئی ہے کہ آدمی کا نفس ہر وقت حصول دولت کا مشتاق رہتا ہے، جتنا ہی ملتا جائے اسی قدر چاہت اور ہوس بڑھتی جاتی ہے، ارشاد ربانی ہے: أَلۡھَاکُمُ التَّکَاثُرُ حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَ (التکاثر ۲): ترجمہ: زیادتی کی چاہت نے تمہیں غافل کر دیا یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہونچے،، امام ضحاک رحمہ اللہ کہتے ہیں: ای: الهاکم التشاغل بالمعاش والتجارة (قرطبی) ,, تجارت اور معاش کی مشغولیت نے تمہیں غافل کر دیا،، عبد اللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا تو آپ ,, الهاکم التکاثر،، کی تلاوت فرما رہے تھے: پھر آپ نے فرمایا: ابن آدم کہتا ہے: میرا مال، میرا مال، حالانکہ یہ تین قسم کا مال اس کا ہے: جو کھایا اور ختم کر دیا، یا جو پہنا اور پرانا کر دیا، یا جو صدقہ کر کے ذخیرہ کر لیا، اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے وہ تو ختم ہو جانے اور لوگوں کے لئے چھوڑ کر جانے والا ہے (مسلم: ۷۶۱۱) اس حقیقت کو جاننے کے باوجود بھی انسان مال ودولت سے اس قدر محبت کرتا ہے کہ طبیعت کبھی آسودہ نہیں ہوتی، اسی بات کو نبی کریم ﷺ نے مثال سے سمجھایا ہے: ,, اگر ابن آدم کو ایک وادی سونے کی مل جائے تو دوسرے کی خواہش کرے گا، اگر دو مل جائے تیسرے کی تمنا کرے گا، اس کا پیٹ مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ (بخاری ۶۴۳۸، مسلم ۱۰۴۶)

اہالیان ممبئ اچھی طرح سے اس بات کو جانتے ہیں کہ ''**البر فاؤنڈیشن**'' ممبئ کا ایک دینی ودعوتی ادارہ ہے، جہاں مختلف انداز کی دعوتی واصلاحی سرگرمیاں انجام پاتی ہیں ، پچھلے کئی سالوں سے ممبئ اور دوسرے شہروں میں برادران وطن تک اسلام کی دعوت خالص کتاب وسنت کی روشنی میں پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، جس کے لئے ,,ادارہ،، کی ماتحتی میں علماء ودعاۃ کی پوری ایک ٹیم کام کرتی ہے، جو اپنا کلی وقت صرف کر کے ہر ممکن طریقے سے غیر مسلموں تک اسلام کی دعوت حکمت کے ساتھ پہونچانے میں لگے ہوئے ہیں، ہماری دعوتی سرگرمیاں کچھ اس طرح سے ہیں:

❖❖❖❖ علاقائی سطح پر انفرادی اور شخصی دعوت جو موجودہ حالات کے اعتبار سے انتہائی موثر اور کارآمد ہے، اس کا طریقہ کار ,,فیلڈورک،، چلتے پھرتے شاہراہوں پر شخصی ملاقات ، تفریحی اور عوامی مقامات ، گارڈن، بس اسٹاپ، پولیس اسٹیشنوں، دوکانوں اور گھروں پر جا کر اسلام کی دعوت پیش کرنا۔

❖❖❖❖ تجارتی میلوں، کتب میلوں، ریلوے اسٹیشنوں، میراتھن، کمرشیل اکزیبیشن ،اور ایسے تمام عوامی مقامات پر اسٹال، کرنٹلی ایشوز پر مبنی پلے کارڈ ، اور دعوتی پوسٹر وغیرہ لگا کر زیادہ سے زیادہ غیر مسلموں سے رابطہ کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، ایک فارم فلیپ کر کے ان کا پتہ اور رابطہ نمبر حاصل کیا جاتا ہے، پھر اسلامی لٹریچر کے ساتھ ان کے گھروں اور دوکانوں تک رسائی حاصل کر کے اسلام کی دعوت پیش کی جاتی ہے، اور جو لوگ اسلام سے متاثر ہوتے اور قرآن پڑھنا چاہتے ہیں ان کی مطلوبہ زبان میں ترجمہ قرآن پہونچایا جاتا ہے، اور موقع کی مناسبت سے پوری صراحت کے ساتھ توحید، رسالت، آخرت کی دعوت اور شرک وکفر کی تردید حکمت کے ساتھ کی جاتی ہے،

❖❖❖❖ اللہ تعالی کی آخری کتاب ,,قرآن مجید،، کا پیغام ساری انسانیت تک عام کرنے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں تقریبا بارہ ۱۲/ زبانوں میں سلفی منہج کے مطابق تراجم قرآن شائع کیا جاتا ہے، عام غیر مسلموں کے لئے اسلامی لٹریچرس جو خاص کر توحید، رسالت ، آخرت کی دعوت اور غیر مسلموں کے اشکالات کے جوابات پر مشتمل ہوتا ہے، سائنس، طب نبوی اور دہشتگردی، بچوں کا قتل، عورتوں کے حقوق جیسے دورِ حاضر کے حساس موضوعات پر عام فہم زبان میں پمفلٹس اور کتابچہ تیار اور شائع کیا جاتا ہے، آڈیو، ویڈیوز کے ذریعہ بھی دینی معلومات فراہم کی جاتی ہے،

❖❖❖❖ عوامی رابطہ اور حکمت کے ساتھ اسلام کی دعوت پہونچانے کے لئے ہمارا ایک اہم شعبہ خدمت خلق اور رفاہی سرگرمیاں بھی ہیں، مثلا: فری میڈیکل کیمپ، طعام المساکین ، سردیوں میں کمبل اور کپڑے وغیرہ کی تقسیم، اور خاص کر مختلف جیلوں میں قید وبند کی صعوبتیں جھیل رہے مجبور مسلم وغیر مسلم افراد جو عادی مجرم نہیں ہوتے مگر کسی غلطی کی وجہ سے پھنس جاتے ہیں ان کی رہائی کے لئے قانونی رہنمائی اور مالی امداد فراہم کیا جاتا ہے،

❖❖❖❖ دعوتی وتربیتی پروگرام جس میں مستند سلفی علماء کے ذریعہ دعوتی ذہن سازی اور دعاۃ کی تربیت کا انتظام کیا جاتا ہے، کہ کس طرح دعوتی کام کو مستحکم بنایا جاسکتا ہے اور بہتر ڈھنگ سے اسلام کی دعوت عام کی جاسکتی ہے،

❖❖❖❖ پندرہ روزہ ''**جمعہ کا پیغام**'' الحمدللہ مختلف موضوعات پر یہ پمفلٹ اردو اور رومن انگلش زبان میں مستقل شائع ہو رہا ہے اور ممبئ کی تقریبا ۳۰/ مسجدوں میں تقسیم ہوتا ہے، جس سے ایک بڑی تعداد مستفید ہوتی ہے،

الحمدللہ ''**البر فاؤنڈیشن**'' مذکورہ تمام دعوتی سرگرمیوں میں رواں دواں ہے، ادارہ کے اخراجات کی تکمیل کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے، اللہ تعالی کی توفیق اور آپ قارئین واحباب کے تعاون ،صدقات ،زکاۃ ،عطات وغیرہ ہی سے یہ دعوتی کوششیں چل رہی ہیں، رمضان المبارک کی آمد پر ہم آپ کو مبارک بار پیش کرتے ہیں، ساتھ ہی آپ سے درمندانہ اپیل اور گذارش بھی کرتے ہیں کہ آپ یاد سے اپنے اس ادارے کا بھرپور تعاون فرما کر ہماری ان اہم دعوتی سرگرمیوں کا حصہ بنیں۔

قال النبی ﷺ :فواللہ !لأن یھدی اللہ بک رجلا واحدا خیر لک من حمر نعم (بخاری: ۳۷۰۱) ,,نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر اللہ نے تمہارے ذریعہ سے کسی ایک شخص کو (اسلام) کی ہدایت دے دی، یہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے کہیں بہتر ہے،، اللہ تعالی راہ حق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق بخشے اور ہماری مادی ومعنوی کوششوں کو شرف قبولیت بخشے۔ آمین،

Account Details

A/C Name	Al Birr Foundation	
Bank	ICICI Bank	DCB Bank
Branch	Mazgaon	Main Mumbai Office
Account No.	107105000724	00120200001496
IFSC Code	ICIC0001071	DCBL0000001

+91 9920955597 / 9702208451

SMILE PRINT, Chembur 9819889864

صدقہ و زکوۃ

فضیلت اور اہمیت

ناشر

البر فاؤنڈیشن

ا، ونجارا مینسن، گن پاؤڈر روڈ، مجگاؤں، ڈاکیارڈ روڈ، ممبئ ۱۰۔

موبائل: Cell : 09769403571 / 09987021229

ای میل: albirr.foundation@gmail.com

ویب سائٹ: www.albirr.in